ادبیات

غزل

جناب الم مظفر نگری

نہ جانے کس ادا کے ساتھ وہ گلشن میں آتے ہیں / سحر ہنستی ہے، گُل کھلتے ہیں غنچے مُسکراتے ہیں

ہر عالم میں اسے خود اس کی نظروں سے چھپاتے ہیں / جسے اپنی محبت میں وہ دیوانہ بناتے ہیں

نہ پوچھو کس لئے در پر کسی کے سر جھکاتے ہیں / جبیں کو اور کبھی ہم آستاں کو آزماتے ہیں

پرستارانِ غم یہ معجزہ اکثر دکھاتے ہیں / کہ خاکِ دل کے ہر ذرّے کو پھر اک دل بناتے ہیں

سہارا پا رہی ہے زندگی اُن اہلِ ہمّت سے / بوقتِ بیکسی جو گرنے والوں کو اٹھاتے ہیں

چمک دی حسن کے جلووں کو گرمیٔ محبّت نے / پتنگے جل کے شمعِ بزم کی لَو کو بڑھاتے ہیں

سمایا ہے جو بن کر درد بلبل کی صداؤں میں / وہی نغمہ بسازِ رنگ و بو گُل بھی سُناتے ہیں

وہ شبنم بن کے ہوتے ہیں سحر کو زینتِ گلشن / شبِ غم یاد میں ان کی جو آنسو ہم بہاتے ہیں

لہو میں اشکِ غم یونہی سمو دیتے ہیں ہم ساقی / شرابِ آتشیں میں جس طرح پانی ملاتے ہیں

یہ اک رازِ ازل ہے اور محبّت کی امانت ہے / تمہارے درد کو ہم اس لئے دل میں چھپاتے ہیں

ذرا اے گرم رفتارانِ منزل تم ٹھہر جاؤ / انھیں بھی ساتھ لو جو ہر قدم پر ڈگمگاتے ہیں

اسیرانِ جنوں بھی بہرِ تسکیں موسمِ گل میں / ہر اک صبحِ قفس کو اشکِ رنگیں سے سجاتے ہیں

الم کیا خوف ان کو یورشِ صیّاد و گلچیں کا / سرِ نخلِ وفا جو آشیاں اپنا بناتے ہیں